93


بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

| جلد ۶۰/۲۵ | ۲۶ صفر ۱۳۹۱ھ / ۲۳ شہادت ۱۳۵۰ ہش / ۲۳ اپریل ۱۹۷۱ء | نمبر ۹۲ |
| --- | --- | --- |


## ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

# کاش انسان فانی لذّتوں کے مقابلہ میں ابدی اور مستقل خوشیوں کا اندازہ کر سکتا

## ایک کامل اور خطا نہ کرنے والا نسخہ موجود ہے جو کروڑہا راستبازوں کا تجربہ کردہ ہے اور وہ ہے نماز

"یہ نہ سمجھو کہ خدا ہم سے خواہ نخواہ خوش ہو جائے اور ہم احتظاظ میں رہیں۔ مگر ایسے اندھوں کو اگر خدا کی طرف سے ہی پروانہ آ جائے تو وہ ان لذتوں کو جو جسمانی خواہشوں اور ارادوں کی پیروی میں سمجھتے ہیں نہ چھوڑیں گے اور ان کو اس لذّت پر جو ایک مومن کو خدا میں ملتی ہے ترجیح دیں گے۔ خدا تعالیٰ کا پروانہ موجود ہے جس کا نام قرآن شریف ہے جو جنّت اور ابدی آرام کا وعدہ دیتا ہے مگر اس کی نعمتوں کے وعدہ پر چنداں لحاظ نہیں کیا جاتا۔ اور عارضی اور خیالی خوشیوں اور راحتوں کی جُستجو میں کس قدر تکلیفیں غافل انسان اٹھاتا اور سختیاں برداشت کرتا ہے مگر خدا تعالیٰ کی راہ میں ذرا سی مشکل کو دیکھ کر بھی گھبرا اٹھتا ہے اور بدظنی شروع کر دیتا ہے۔ کاش وہ ان فانی لذتوں کے مقابلہ میں ان ابدی اور مستقل خوشیوں کا اندازہ کر سکتا۔ ان مشکلات اور تکالیف پر فتح پانے کے لئے ایک کامل اور خطا نہ کرنے والا نسخہ موجود ہے جو کروڑہا راستبازوں کا تجربہ کردہ ہے۔ وہ کیا۔ وہ وہی نسخہ ہے جس کو نماز کہتے ہیں۔

نماز کیا ہے؟ ایک قسم کی دعا ہے جو انسان کو تمام برائیوں اور فواحش سے محفوظ رکھ کر حسنات کا مستحق اور انعام الٰہیہ کا مورد بنا دیتی ہے۔ کہا گیا ہے کہ اللہ اسم اعظم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان تمام صفات کو اس کے تابع رکھا ہے۔ اب ذرا غور کرو۔ نماز کی ابتداء اذان سے شروع ہوتی ہے اذان اللہ اکبر سے شروع ہوتی ہے۔ یعنی اللہ کے نام سے شروع ہو کر لا الٰہ الا اللہ یعنی اللہ ہی پر ختم ہوتی ہے۔ یہ فخر اسلامی عبادت ہی کو ہے کہ اس میں اوّل اور آخر میں اللہ تعالیٰ ہی مقصود ہے نہ کچھ اور۔"

(ملفوظات جلد نہم ص ۲۰-۲۱)

## اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۲ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی ۱۲ ماہ شہادت کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت بہتر ہے۔ نقرس کی تھوڑی سی تکلیف باقی ہے۔ احباب کرام حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے خاص توجہ اور التزام سے دعا کرتے رہیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے چھوٹے بھائی مکرم شیخ فضل احمد صاحب لاہور کا اکلوتا فرزند عزیز قمر احمد بعمرے سال گزشتہ دو ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ میں جملہ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ خصوصیت سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز سلمہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور فضلوں رحمتوں اور برکتوں والی لمبی زندگی سے نوازے۔ آمین۔

(شیخ مبارک احمد
سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

## گیمبیا کیلئے دوسرے ڈاکٹر کی روانگی

مکرم ڈاکٹر احتشام الحق صاحب ابن مکرم ڈاکٹر عبدالحق صاحب سابق پرنسپل ڈینٹل کالج لاہور ۱۸ اپریل کو ہوائی جہاز کے ذریعہ گیمبیا کے لئے لاہور سے روانہ ہو گئے ہیں۔ الحمد للہ

ڈاکٹر صاحب نے لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر لبیک کہا تھا۔ آپ لندن میں اپنا کام چھوڑ کر پاکستان آئے اور حضور پر نور سے ملاقات کے بعد گیمبیا کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو اہل افریقہ کی بہترین خدمات سر انجام دینے کی توفیق دے۔ آمین۔ (سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

## درخواست دُعائے خاص

(حضرت سیّدہ نواب مُبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی)

برادران و خواہران جماعت نیز صحابہ و بزرگان!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

میری بھتیجی میرے منجھلے بھائی صاحب حضرت مرزا بشیر احمدؓ کی لڑکی اور عزیز محمد احمد خاں کی بیوی میری بہو پتّہ کی پتھری اور درد سے عرصہ سے بیمار ہیں بہت کمزور ہو گئی ہیں اب ۲۴ یا ۲۶ اپریل کو کرنل محمود الحسن پنڈی میں آپریشن کریں گے۔ سب کی خدمت میں عرض ہے کہ دردِ دل سے دعا کریں خدا تعالیٰ آپریشن بھی کامیاب فرمائے اور بعد میں بھی کوئی پیچیدگی نہ پیدا ہو خیر سے صحت پا کر گھر آئے۔ بہت فکر ہے اس کی کمزوری کی وجہ سے۔ بہت دعا کی ضرورت ہے۔

میں زیادہ اب لکھ بھی نہیں سکتی اور اکثر لکھوانے تک سے معذور رہتی ہوں مگر سب لکھنے والوں اور زبانی کہنے والوں کے لئے خصوصاً برابر بعونہ تعالیٰ دعا کرتی ہوں جواب نہ ملے تو کچھ خیال نہ کیا کریں۔ قبولیت دعا کے شرف سے خدا تعالیٰ نوازے اور توفیق مزید عطا فرمائے۔ یہ دعا بھی میرے لئے کرتے رہیں۔

والسلام
مُبارکہ

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ شہادت ۱۳۵۰ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت

قرآن کریم میں جہاں بھی ایمان لانے کا ذکر آیا ہے وہاں ساتھ ہی اعمال صالحہ بجا لانے کا بھی ذکر کر دیا گیا ہے اس سے واضح ہے کہ نہ تو نرا ایمان مفید ہو سکتا ہے اور نہ نرے اعمال کوئی نفع دے سکتے ہیں ایک انسان لاکھ زبان سے کہے بلکہ دل سے بھی اقرار کرے کہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے اور محمد رسول اللہ ہیں اور عملاً کمزور ہو اور جو ہدایات اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں زندگی گذارنے کے لئے دی ہیں ان پر عمل نہ کرے اور ان کو اپنی زندگی میں جامۂ عمل نہ پہناتے بلکہ نفس امارہ کی پیروی کر کے برے برے کاموں میں حصہ لے نہ نماز روزہ کی پابندی کرے اور نہ اکل حلال کے لئے محنت کرے اور نہ اپنی حلال کی کمائی سے راہ خدا میں خرچ کرے تو ایسا ایمان اول تو پختہ ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ پختہ ایمان کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی ہدایات پر عمل کیا جاوے اگر ایسا ایمان نہیں ہے جس کے نتیجہ میں ہم نیکی میں فعال بن جائیں تو ایسا ایمان بیتِ عنکبوت سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا کہ جو ذرا سی ٹھیس سے ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے لہذا ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ لازم ملزوم ہیں۔

اگر ہم دن رات نیک کاموں میں مصروف رہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان نہ رکھیں اور دعوےٰ کریں کہ ہم انسانیت کو کوئی فائدہ پہنچا رہے ہیں تو یہ بھی غلط دعوےٰ ہے۔ کیونکہ انسان کوئی عمل نہیں کرتا جس کی کوئی بنیادی غرض نہ ہو اگر ان اعمال کی بنیادی غرض احکام الٰہی کی فرمانبرداری نہیں بلکہ کچھ اور ہے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ ایسا انسان منافق ہے اگر وہ دوسروں کے ساتھ بظاہر انصاف سے پیش آتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگوں میں باانصاف مشہور ہو جائے اور اس مشہوری سے کوئی ذاتی اور دنیوی مفاد حاصل کرے مثلاً وہ اپنی دکان کے لئے زیادہ گاہک پیدا کرے وغیرہ وغیرہ مگر غور سے دیکھا جائے تو اس کا انصاف کرنا کوئی نیک عمل نہیں ہے۔ بلکہ خود غرضانہ عمل ہے جس کو ہم عمل صالح نہیں کہہ سکتے کیونکہ ایسا انسان نیک اعمال کی حقیقی غرض معرفت الٰہیہ کو نہیں سمجھتا اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"یاد رکھو ہماری جماعت اس بات کے لئے نہیں ہے جیسے عام دنیا دار زندگی بسر کرتے ہیں نرا زبان سے کہہ دیا کہ ہم سلسلہ میں داخل ہیں اور عمل کی ضرورت نہ سمجھی ...... پس میں تم سے یہ نہیں چاہتا کہ صرف زبان سے ہی اقرار کرو اور عمل سے کچھ نہ دکھاؤ یہ نکمی حالت ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا۔ اور دنیا کی اس حالت نے ہی تقاضا کیا کہ خدا تعالیٰ نے اصلاح کے لئے کھڑا کیا ہے۔ پس اب اگر کوئی میرے ساتھ تعلق رکھکر بھی اپنی حالت کی اصلاح نہیں کرتا اور عملی قوتوں کو ترقی نہیں دیتا بلکہ زبانی اقرار ہی کو کافی سمجھتا ہے وہ گویا اپنے عمل سے میری عدم ضرورت پر زور دیتا ہے پھر تم اگر اپنے عمل سے ثابت کرنا چاہتے ہو کہ میرا آنا بیسود ہے تو پھر میرے ساتھ تعلق کرنے کے کیا معنے ہیں؟ میرے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہو تو میری اغراض و مقاصد کو پورا کرو اور وہ یہی ہیں کہ خدا کے حضور اپنا اخلاص اور وفاداری دکھاؤ اور قرآن شریف کی تعلیم پر اسی طرح عمل کرو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھایا اور صحابہؓ نے کیا۔ قرآن شریف کے صحیح منشاء کو معلوم کرو اور اس پر عمل کرو۔ خدا تعالیٰ کے حضور اتنی ہی بات کافی نہیں ہو سکتی کہ زبان سے اقرار کر لیا اور عمل میں کوئی روشنی اور سرگرمی نہ پائی جاوے یاد رکھو کہ وہ جماعت جو خدا تعالیٰ قائم کرنی چاہتا ہے وہ عمل کے بدوں زندہ نہیں رہ سکتی۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۷۰-۳۷۱)

---

# سپردم بتو مایۂ خویش را

خانۂ دل میں بٹھا لو ہم کو
رازِ ہستی میں چھپا لو ہم کو

دُرِّ نایاب ہیں ڈھونڈو ہم کو
گوہرِ زیست ہیں پا لو ہم کو

ہم ہمیشہ سے چراغِ شب ہیں
جب اندھیرا ہو جلا لو ہم کو

اک سفینہ ہیں یہ گردابِ حیات
جس طرف چاہو بہا لو ہم کو

ڈوبتے دل کی لگول اُمیدو!
آؤ۔ اک شمع بنا لو ہم کو

بزم کا رنگ جبیں پر پھوٹے
بزم میں ایسے سجا لو ہم کو

سیلِ دوراں کے گذرتے لمحو
اک افسانہ بنا لو ہم کو

وقت کی خاک نہ کوڑے اُٹھے
وقت سے پہلے اُٹھا لو ہم کو

ہم رہِ زیست کی ضو ہیں اختر
دامنِ دل سے لگا لو ہم کو

(عبدالسلام اختر ایم۔اے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خلافتِ ثالثہ کے موجودہ دَور میں ہماری ذمہ داریاں

(مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

یہ دَور دجالی فتنوں کا دَور ہے جس کے مٹانے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی عزت وجلال اور آپ کو آپ کی دعاؤں کے نتیجہ میں ایک مخلص جماعت عطا فرمائی۔ پھر آپ کے مشن کی تکمیل کے لئے آپ کی وفات کے بعد خلافتِ دائمی کا وعدہ فرمایا۔ چونکہ اس زمانہ میں رحمٰن اور شیطان کی آخری جنگ ہے اور ہم خدا کی فوج کے سپاہی ہیں اس واسطے ہمارے لئے کامیابی کی یہی راہ ہے کہ ہم بدلے ہوئے حالات میں بدلا ہوا رویّہ اختیار کریں۔

دنیا کے ہر اہم حادثہ پہ انسان کے اندر طبعی طور پر کچھ تغیّر پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً آدمی بیٹھا ہوا ہوتا ہے۔ ایک عزیز یا قریبی پاس سے گزرتا ہے تو معاً چہرے کی رنگت متغیر ہو جاتی ہے۔ کوئی بڑا آدمی گزرتا ہے تو اس کے لئے وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہو جاتا ہے۔ یا کم از کم ہل جاتا ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس کی آمد کا علم ہو گیا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو عظیم الشان ابتلا آتے ہیں قرآن کریم میں ان کو خدا کا آنا قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح بڑے انعام کے ظہور کو خدا کا ظہور قرار دیا گیا ہے۔ اس وقت میرے عزیزو اور بزرگو! خدا نے افواجِ محمدی کا جو سپہ سالار آپ کو عطا کیا ہے۔ وہ کوئی معمولی انسان نہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنے الہام کے ذریعہ بتایا ہے:۔

انا نبشرک بغلام مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء انا نبشرک بغلام نافلۃ لک۔

یعنی ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا کہ گویا آسمان سے خدا کا نزول ہوگا اور ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو تیرا پوتا ہوگا۔

پھر آپ کے والد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو خدا نے بتایا:۔

"میں تجھے ایک لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہوگا اور اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہوگا۔"

(الفضل ۵ مارچ ۱۹۱۵ء)

پھر خدا نے آپ کو قدرتِ ثانیہ کا تیسرا مظہر بنایا جس کی بابت ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً یہ بتایا گیا۔

انا نبشرک بغلام اسمہ یحیٰی الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل

یعنی ہم تجھے ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جو عمر پانے والا ہوگا۔ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے اصحاب الفیل کے ساتھ کیا کیا۔

یہ الہام ۶-۷ر نومبر ۱۹۰۷ء کا ہے۔ اس میں ایک پسر کی بشارت دی گئی ہے جسے نافلہ کہا گیا ہے کیونکہ پوتے کے لئے بیٹے کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انا ابن عبدالمطلب حالانکہ آپؐ حضرت عبدالمطلب کے پوتے تھے۔ اس لئے یہ الہام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے حق میں ہے۔ خدا نے آپ کے زمانہ میں مخالفین اسلام کی بابت یہ خبر دی ہے کہ وہ اصحاب الفیل کی طرح اسلام پر حملہ آور ہوں گے۔ اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۵۶ء میں یہ بشارت دی۔

"میں ایسے شخص کو جس کو خُدا تعالیٰ خلیفہ ثالث بنائے ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر کھڑا ہوگا تو اگر دنیا کی کل حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں گی تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔"

پس خدا کا یہ بڑا فضل ہے کہ اس نے آپ کو ایسا زمانہ نصیب کیا۔ چونکہ شیطان کی شکست اور اسلام کی فتح قریب کی گئی ہے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"میں آپ سب کو پوری قوت سے بتا دینا چاہتا ہوں کہ اسلام کے غلبہ کا عظیم دن طلوع ہو چکا ہے دُنیا کی کوئی طاقت اس حقیقت کو ٹال نہیں سکتی۔ احمدیت فتح مند ہو کے رہے گی۔ انشاء اللہ آئندہ پچیس سال کے اندر اندر اسلام کا غلبہ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے میں بوڑھوں اور جوانوں مردوں اور عورتوں سے پکار کر کہتا ہوں کہ اللہ کے دین کی خاطر قُربانی کے لئے آگے آؤ۔ اسلام کی فتح کے دن اٹل ہیں اگرچہ بادی النظر میں یہ چیز ناممکن نظر آتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ اسلام کے غلبہ کا دن طلوع ہو چکا ہے۔ اس کا فضل شامل حال رہا تو یہ بظاہر ناممکن ممکن ہو کے رہے گا۔"

(الفضل ۲ر جون ۱۹۷۰ء صـ۳)

اے حامیانِ دین! خلیفۂ وقت کی یہ بشارت ہم پہ بہت سی ذمہ داریوں کو عائد کرتی ہے۔ جن میں سے چند ایک کی طرف نشاندہی کو ناگزیر سمجھتا ہوں۔

## پہلی ذمہ داری

ہم پر لازم ہے کہ ہم خلافت کی اہمیت کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ کیونکہ خلافت کا ہمارے ایمانوں سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اس زمانہ میں ہر شخص یہ دعوےٰ کرتا ہے کہ وہ مومن اور نیکوکار ہے بلکہ مسلمانوں کی ہر جماعت کا یہی دعویٰ ہے۔ پھر یہ کیونکر فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ صحیح معنوں میں کون مومن ہے اور کون نہیں۔ چونکہ ایمان کی تعریف ہی یہ ہے۔ تصدیق بالقلب اور اقرار باللسان اس کے ماتحت ہم زبان کا اقرار تو سن سکتے اور سمجھ سکتے ہیں۔ لیکن دل کے راز کا واقف تو ہم میں سے کوئی بھی نہیں۔ دل کا راز تو وہ علّام الغیوب ہی جانتا ہے۔ اس لئے ہم کو اس بارے میں خدا تعالیٰ کے کلام کی شہادت مطلوب ہوگی اور ہم اسی کو سچّا مومن سمجھیں گے جسے خدا مومن قرار دے۔ خدا کی گواہی ہمیں کیونکر حاصل ہو۔ اس بارے میں خدا نے ایک اصل قرآن کریم میں یہ بیان فرمایا ہے خدا فرماتا ہے۔ اَوْفُوْا بِعَهْدِیْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ کہ اے لوگو تم میرے عہد پورے کرو تو میں نے تم سے جو عہد کئے ہیں میں انہیں پورا کروں گا۔ پس جس جماعت یا فرد سے خدا اپنے عہدوں کو پورا کرتا ہے وہی گروہ خدا کی نگاہ میں مومن و نیکوکار ہوگا۔ آئیے ہم یہ بات قرآن کریم سے ہی معلوم کریں۔ کہ خدا نے مومن بندوں سے کیا کیا وعدے کئے ہیں۔ اور وہ کن کے حق میں پورے ہوئے سو ایک وعدہ خدا کا مومن بندوں سے یہ ہے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ کہ خدا مومن اور نیکوکار لوگوں میں ویسے ہی خلیفہ مقرر کرے گا جیسے پہلے لوگوں میں اس نے خلیفہ مقرر کئے۔ یہ بات صرف ہم نہیں کہتے بلکہ جب ہندوستان میں علی برادران نے خلافت مومنٹ شروع کی تھی قطع نظر اس کے کہ وہ صحیح تھی یا غلط اس میں جو لوگ سرگرم عمل تھے وہ بھی علی الاعلان یہی کہتے تھے کہ

"اگر ہم میں ایمان اور اعمالِ صالحہ ہوتے تو ہم سے خلافت جیسی نعمت عظمےٰ کے حصول کی اہلیّت سلب نہ کر لی جاتی۔"

پس خلیفہ کا وجود ہمارے مومن اور نیکوکار ہونے کی آسمانی شہادت ہے۔ جب خلافت کا ہمارے ایمانوں سے اتنا گہرا تعلق ہے تو ہم پہ کیا یہ ذمہ داری عائد نہیں ہوتی کہ ہم دل وجان سے اس کی قدر کریں اور شب و روز پروانوں کی طرح اس شمع کے گرد چکر لگائیں اور اس کی اطاعت میں محو ہو جائیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ایک اہم شرط اور ذمہ داری یہ ہے کہ جب وہ ایک امام کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں تو پھر انہیں امام کے منہ کی طرف دیکھتے رہنا چاہیئے کہ وہ کیا کہتا ہے اور اس کے قدم اٹھانے کے بعد اپنا قدم اٹھانا چاہیئے۔ امام کا مقام ہے کہ وہ حکم دے اور ماموم کا مقام تو یہ ہے کہ وہ حکم دے اور ماموم کا مقام یہ ہے کہ وہ پابندی کرے۔"

(الفضل ۵ جون ۱۹۳۶ء)

نیز حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفۂ وقت کی اطاعت کی اہمیت واضح کرتے ہوئے ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"ہزار دفعہ کوئی شخص کہے کہ میں مسیح موعود پر ایمان لاتا ہوں ہزار دفعہ کوئی کہے کہ میں احمدیت پر ایمان رکھتا ہوں خدا کے حضور اس کے ان دعووں کی کوئی قیمت نہیں۔ جب تک وہ اس شخص کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دیتا جس کے ذریعہ خدا اس زمانہ میں اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ جب تک جماعت کا ہر شخص پاگلوں کی طرح اس کی اطاعت نہیں کرتا اور جب تک اس کی اطاعت میں زندگی کا ہر لمحہ بسر نہیں کرتا۔ اس وقت تک وہ کسی قسم کی فضیلت اور بڑائی کا حقدار نہیں ہو سکتا۔"

(الفضل ۱۵ر نومبر ۱۹۴۶ء)

## دوسری ذمہ داری

اللہ تعالیٰ نے مختلف اشیاء میں مختلف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خواص رکھے ہیں۔ انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی اور یہ خاصیتیں خواہ بظاہر دیکھنے میں آئیں یا نہ آئیں مگر چیزوں میں موجود ضرور پیدا کر لیتے ہیں۔ اسی طرح سماجی اخلاقی اور روحانی امور میں بھی اللہ تعالیٰ نے مخصوص خوبیاں رکھی ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ید اللہ علی الجماعۃ یعنی جماعت پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے اور جماعت کو خدا تعالیٰ کی تائید حاصل ہوتی ہے اسی طرح قرآن کریم ہم کو یہ بتاتا ہے کہ اسلامی خلافت میں ہی خدا نے یہ خاصیت رکھی ہے کہ وہ دین کی تمکنت کا موجب ہوتی ہے چنانچہ فرمایا وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ یعنی خدا اسلام کو خلفاء کے ذریعہ تمکنت عطا کرے گا۔ موجودہ زمانہ میں اس حقیقت پر ہم سب گواہ ہیں کہ اس زمانہ میں مسلمان حکومتیں بھی ہیں اور انجمنیں اور تنظیمیں بھی ہیں ثروت و دولت اور جتھہ بھی ہے لیکن وہ اسلام کی اشاعت نہ کر سکیں۔ اور خدا نے خلافت احمدیہ کے ذریعہ ہی دین کو قوت و تمکنت عطا کی اور روز بروز جماعت ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ اس کی پوری تاریخ ارشاد خداوندی لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ کی تفسیر ہے۔ آج اسلام کے جانباز سپاہی علم اسلامی لئے دور دنیا کے کناروں تک پہنچ چکے ہیں۔ اور یہ کارواں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نگرانی میں رواں دواں ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"اسلام کبھی ترقی نہیں کر سکتا
جب تک خلافت نہ ہو ہمیشہ خلفاء
کے ذریعہ اسلام نے ترقی کی ہے
اور آئندہ بھی اسی ذریعہ سے
ترقی کرے گا۔"

(درس القرآن ص۷۲ مطبوعہ ۱۹۲۱ء)

میں یہاں خلافت ثالثہ کے مبارک و مقدس دور میں دین کو حاصل ہونے والی تمکنت کا ایک خاص پہلو دکھانے کے لئے ذیل میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یورپ اور مغربی افریقہ کے تاریخی سفروں اور ان کے عظیم الشان نتائج کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

## درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ کا پتہ کا اپریشن انشاء اللہ بتاریخ ۲۴ر اپریل کو سول ہسپتال لائلپور میں ہوگا۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ مولا کریم آپریشن کو کامیاب فرماوے اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ فرما کر کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین

(محمد رفیع زعیم انصار اللہ فائد آباد ضلع سرگودہا)

قسط ۲

# حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک عظیم الشان احسان

(تقریر حضرت سیدہ مہر آپا مدظلہا العالی بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء)

اس کا سجدہ یہ ہے کہ وہ خدا کے آستانہ پر گر کر اپنے تئیں بکلی کھو دیتی ہے اور اپنے نقش وجود کو مٹا دیتی ہے۔ یہی نماز ہے جو خدا کو ملاتی ہے اور شریعت اسلامی نے اس کی تصویر معمولی نماز میں کھینچ کر دکھلائی ہے۔ تا وہ جسمانی نماز۔ روحانی نماز کی طرف محرک ہو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے انسان کے وجود کی بناوٹ ایسی رکھی ہے۔ کہ دونوں ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں:

جسمانی عبادت کی غرض یہ ہے کہ روح اور جسم کے باہمی تعلقات کی وجہ سے روح میں بھی حضرت احدیت کی طرف حرکت پیدا ہو۔ اور وہ روحانی قیام و سجود میں مشغول ہو جائے۔

پس! کہاں ہیں وہ لوگ؟ جن کا قول یہ ہے کہ دعا کے لئے رکوع و سجود، حرکات و سکنات، وضو و نماز کی قیود کی چنداں ضرورت نہیں۔ خدا کی یاد اور دعا کا تعلق دل سے ہوتا ہے۔ دعا اور ذکر الٰہی دل تک ہی محدود کافی ہے وہ اب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کی روشنی میں اپنے ایمان اپنے اقوال اور اپنی دعاؤں کو پرکھیں اور پھر موازنہ کریں۔

دعا اور ذکر الٰہی کے متعلق اسلامی نظریہ جو آج عملی طور پر ہماری جماعت پیش کر رہی ہے وہ یہ ہے کہ خدا اور اس کے رسول نے جو احکام دیئے ہیں ان پر عمل پیرا ہوتے ہوئے یہ لازم ہے کہ ہم نمازوں کو ان شرائط و آداب کے مطابق بر وقت ادا کریں اور تمام تر حاجات اسی کے حضور میں کمال عجز و انکساری کے ساتھ ہوں۔ جن کے ساتھ کامل ایمان و یقین کی چاشنی ہو اور پھر علاوہ مقررہ نماز کے۔ حسب توفیق نوافل و تہجد۔ جو کہ اللہ تعالیٰ کے خاص قرب کے ذرائع ہیں انہیں بھی عبادت کا حصہ قرار دینا چاہیئے۔

اور اس تمام عبادت کے ساتھ پوری توجہ اور محنت کے ساتھ۔ دنیاوی ذمہ داریوں کو بھی ادا کرنا چاہیئے۔ جس میں خوف الٰہی غالب رہے اور خدا تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کسی حال میں نہ ہونے پائے۔

اگر تمام اعمال رضائے الٰہی کے حصول کے لئے ہی ہوں تو پھر یہ تمام کام بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں شامل ہیں اور ان کا اجر بھی لازمی ہے۔

یہی وہ اسلامی نظریہ ہے۔ جسے اس زمانہ میں عملی رنگ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کے سامنے رکھا۔

میری عزیزو! آپ ساری دنیا کو گھوم پھر کر دیکھ لیں۔ اور ساری دنیا کا مشاہدہ کر لیں۔ آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گی کہ بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ ہی وہ جماعت ہے جو صحیح معنوں میں آداب و شرائط عبادت کو سمجھتی اور اس پر عمل پیرا ہوتی ہے۔

اور جماعت احمدیہ ہی وہ جماعت ہے جسے کما حقہ دعا اور ذکر الٰہی پر زندہ اور کامل یقین ہے۔ اور وہ اس کے عظیم الشان ثمرات کا مشاہدہ کرتی ہے۔ اور پھر وہ اس یقین اور ایمان پر قائم ہے کہ دعا وہ عظیم الشان طاقت اور قوت ہے۔ جو پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہلا سکتی ہے اور ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کو روک سکتی ہے دعا کا اس نوعیت کا حسین گر سکھانے والا، دعا پر ایمان و یقین اس کی قوت اس کی تاثیرات اور اس کے شیریں اثمار کی نشاندہی کرنے والا کون تھا۔ یہ کون ہادی تھا۔ جس نے انتہائی دردمندِ دل کے ساتھ تمام بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کے لئے اُسے اس عظیم الشان احسان سے نوازا۔

یہ احسان عظیم ہم پر۔ ہمارے حبیب۔ ہمارے آقا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی فرمایا۔ ہزاروں درود اور سلام اس محسن پر۔ چنانچہ دعا کے تسلسل میں۔ دعا پر زور دیتے ہوئے حضور فرماتے ہیں کہ:—

"دعا کی مثال ایک چشمہ
شیریں کی طرح ہے جس پر مومن
بیٹھا ہوا ہے وہ جب چاہے
اپنے آپ کو سیراب کر سکتا ہے
جس طرح مچھلی پانی کے بغیر زندہ
نہیں رہ سکتی اسی طرح مومن
کا پانی دعا ہے۔ جس کے بغیر
وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔"

پھر فرمایا:—

یقیناً سمجھو کہ دعا بڑی دولت ہے جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی۔ وہ ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہے جس کے گرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں۔ لیکن جو دعاؤں سے لاپرواہ ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے اور وہ ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔ وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کی خیر ہرگز نہیں اس لئے یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ یہی دعا ہے۔ یہی دعا اس کے لئے پناہ ہے۔

میں سچ کہتی ہوں۔ دعا بڑی زبردست اژدہا چیز ہے بیماری سے شفا اس کے ذریعہ ملتی ہے۔ دنیا کی تنگیاں اور مشکلات اس سے دور ہوتی ہیں دشمنوں کے منصوبوں سے یہ بچاتی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انسان کو پاک کرتی ہے اور خدا تعالیٰ پر زندہ ایمان بخشتی ہے۔

ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔ دنیا میں جس قدر قومیں ہیں ان میں سے کسی قوم نے ایسا خدا نہیں مانا جو جواب دیتا اور دعاؤں کو سنتا ہو۔ بولنے والا خدا صرف ایک ہی ہے جو اسلام کا خدا ہے۔ جو قرآن کریم نے پیش کیا۔ دنیا کی دولت اور سلطنت رشک کا مقام نہیں۔ رشک کا مقام دعا ہے۔ میری عزیزو دعائے ابراہیمی

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ کی عظیم الشان تاثیر پر غور فرمائیے کہ آپ کی ذریت میں سے اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی فلاح کے لئے انبیاء و خلفاء کا سلسلہ جاری فرمایا اور اب اسی تسلسل میں اس صدی کے لئے ایک ہادی ایک مرسل۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اور یہ ان تمام انبیاء علیہم السلام کی دعاؤں کی تاثیر ہی ہے جو آج ہم نافلہ۔ ناصر دین کے بابرکت وجود کی نعمت سے نوازے گئے۔

نافلہ، ناصر دین ہاں! وہ امن و امان کا پیامبر سکون و اطمینان کا پیامبر صلح و آشتی کا پیامبر۔ رحمت و برکت کا پیامبر۔

خدا کرے اس کا سایہ ہمیشہ ہمیشہ ہم پر رہے۔ اس کی قیادت میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا جھنڈا تمام دنیا پر لہرائے۔ اور لہراتا چلا جائے۔ اللّٰھم ربنا آمین۔

قسط نمبر۲

# حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ

سلطان احمد پیرکوٹی

احمدیت قبول کرنے سے پہلے آپ کے خیالات نیچریانہ تھے مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت سے آپ کے نظریات یکسر تبدیل ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مولوی صاحب کی وفات پر اس تبدیلی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"وہ اس سلسلہ کی محبت میں بالکل محو تھے جب اوائل میں میرے پاس آئے تھے تو سید احمد کے معتقد تھے کبھی کبھی ایسے مسائل پر میرا ان کی گفتگو ہوتی جو سید احمد کے غلط عقائد میں سے تھے اور بعض دفعہ بحث کے رنگ تک نوبت پہنچ جاتی مگر تھوڑی ہی مدت بعد ایک دن علانیہ کہا کہ آپ گواہ رہیں کہ آج میں نے سب باتیں چھوڑ دیں۔ اس کے بعد وہ ہماری محبت میں ایسے محو ہو گئے تھے کہ ہم دن کو کہتے کہ ستارے ہیں اور رات کو کہتے کہ سورج ہے تو وہ کبھی مخالفت کرنے والے نہ تھے ان کو ہمارے ساتھ ایک پورا اتحاد اور پوری موافقت حاصل تھی۔ کسی امر میں ہمارے ساتھ خلاف رائے کرنا وہ کفر سمجھتے تھے ان کو میرے ساتھ نہایت درجہ کی محبت تھی اور وہ اصحاب الصفہ میں سے ہو گئے تھے جن کی تعریف خدا تعالیٰ نے پہلے سے اپنی وحی میں کی تھی۔ ان کی عمر ایک معصومیت کے رنگ میں گذری تھی اور دنیا کی عیش کا کوئی حصہ انہوں نے نہیں لیا تھا۔ نوکری بھی انہوں نے اسی واسطے چھوڑ دی تھی کہ اس میں دین کی ہتک ہوتی ہے پچھلے دنوں میں ان کو ایک نوکری دو سو روپے ماہوار کی ملتی تھی۔ مگر انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ خاکسار کے ساتھ انہوں نے اپنی زندگی گذار دی۔ صرف عربی کتابوں کے دیکھنے کا شوق رکھتے تھے۔ اسلام پر جو اندرونی بیرونی حملے پڑتے تھے ان کے دفاع میں عمر بسر کر دی باوجود اس قدر بیماری اور ضعف کے ہمیشہ ان کی قلم چلتی رہتی تھی ان کے متعلق ایک خاص الہام بھی تھا۔ "مسلمانوں کا لیڈر" غرض میں جانتا ہوں کہ ان کا خاتمہ قابل رشک ہوا کیونکہ ان کے ساتھ دنیا کی ملونی نہ تھی۔ جس کے ساتھ دنیا کی ملونی ہوتی ہے اس کا خاتمہ اچھا نہیں ہوتا انجام نیک ان کا ہوتا ہے جو فیصلہ کر لیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو راضی کرنے میں خاک ہو جائیں گے"۔

(بدر ۱۲ جنوری ۱۹۱۶ء)

سر سید احمد خاں صاحب کی تعلیمات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت سے جس نتیجہ پر حضرت مولوی صاحب پہنچے اس کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

"سر سید احمد خاں صاحب نے جو کچھ دعا اور وحی اور الہام و رؤیا و حقیقت کتاب اللہ کے متعلق لکھا ہے بالکل سطحی اور یورپ کے خشک فلسفیوں کے نقش قدم کی پیروی کی یا انہیں کی تعلیمات کے بالفظ ترجمے ہیں انہوں نے ان منزور میٹریلسٹوں اور فلسفیوں کے تیروں سے ڈر کر اپنے ان پھونس کی جھونپڑیوں میں پناہ لی مگر اس کا نتیجہ سخت قابل افسوس ہوا اسلام میں اور دیگر مذاہب میں اور رویا۔ وحی الہام دعا اور قبول دعا اور قرآن کریم کے لفظاً و معناً معجزہ ہونے بحثوں میں سید صاحب نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ محض سطحی اور الٰہیات میں مطلق دسترس نہ رکھنے والے شخص تھے اور آخر کار مرسل اللہ مسیح موعود علیہ السلام نے ہی اسلام کو دانا دشمنوں اور نادان دوستوں کی تردیدوں اور تائیدوں سے پاک اور مستغنی کر دکھایا اور آپ کے اعمال و اقوال نے ایک زمانہ پر آشکارا کر دیا کہ حقیقتہً یہ وہی شخص ہے جس کے لئے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سلام امانت رکھا تھا۔ میرا دل میں ہر وقت یہ تڑپ پیدا رہتی ہے کہ وہ ذوق اور بصیرت امور دین میں جو اس برگزیدہ خدا کی فیضان صحبت سے مجھے حاصل ہوئی ہے خشک فلسفہ یا نیچریت کے دلدادہ اور زہد رسمی اور تقشف عامی کے خوگر دو بھی اس کی طرف توجہ کریں اور محظوظ ہوں میں نے ۲۳ برس تک سید صاحب کی تصانیف کو پڑھا اور شوق سے پڑھا اور خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ سید صاحب کے ہم آواز ہونے کے ایام میں منافق یا مقلد نہ تھا۔ میرے احباب خوب جانتے ہیں کہ اخلاص و سرگرمی سے ان خیالات کی تائید کرتا اور عالم السر والباطن گواہ ہے کہ اس وقت بھی نیک نیت اور رضائے حق مطلوب تھی مارچ ۱۸۸۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے شرف صحبت حاصل کی۔ ۱۸۹۱ء میں آپ کی صحبت میں مستقل طور پر رہنے کی توفیق ملی اور ۱۸۹۳ء کے آغاز میں آپ کے وہ علوم و حقائق منکشف ہوئے کہ میرے سینہ کو لوث اغیار سے دھو ڈالا۔ میں اپنے ذاتی تجربہ اور بصیرت سے کہتا ہوں کہ سید صاحب مرحوم کے مذہبی خیالات خدائے ذو العجائب کے پانے کی راہ میں خطرناک روک ہیں"۔

بیعت کے بعد اکثر قادیان آیا کرتے تھے اور بسا اوقات وہاں سات آٹھ مہینے تک رہ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیوض صحبت سے مستفید ہوا کرتے تھے لیکن ستمبر ۱۸۹۸ء میں آپ مستقل ہجرت کر کے قادیان آ بسے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکان کے ایک حصہ میں آپ کی رہائش تھی جو مسجد مبارک کے اوپر کے صحن کے ساتھ ملحق ہے اور اس کے بعد پھر آپ وہیں کے ہو کر رہ گئے کسی موقعہ پر قادیان سے باہر نہ گئے۔ ۱۹۰۳ء میں ایک دفعہ آپ کو ایک شادی کی تقریب پر شمولیت کے لئے ساتھ لے جانے کے لئے بعض احباب سیالکوٹ سے تشریف لائے تھے مگر آپ نے قادیان سے باہر جانے سے انکار کر دیا۔ خدا تعالیٰ نے جو عشق و محبت حضرت مولوی صاحب کو حضرت اقدس کے ساتھ عطا کیا تھا وہ آپ کو ایک پل کے لئے بھی ان مبارک قدموں سے جدائی کی اجازت نہیں دیتا تھا۔ جب کوئی احمدی بھائی قادیان آکر پھر رخصت طلب کرتے حضرت مولوی صاحب ان کو یہی نصیحت کرتے تھے کہ اس مقام کو اتنی جلدی نہ چھوڑو

(بدر ۲۶ جون ۱۹۰۳ء)

قادیان میں مسجد میں پانچ وقت نماز اور جمعہ کی امامت آپ کے سپرد ہوئی اور عمر بھر آپ یہ فرائض انجام دیتے رہے اس کے علاوہ آپ کی حیثیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرائیویٹ سیکرٹری کی تھی آپ تقریری اور تحریری جہاد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدد و معاون تھے۔ خدمت اسلام کے سلسلہ میں آپ ہمیشہ مصروف رہے یہاں تک کہ بیماری اور انتہائی ضعف کی حالت میں بھی آپ اس جہاد سے نہ رکے۔ آپ نے حق رفاقت خوب ادا کیا۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت میں محو تھے اور آپ کے خلق کی ہر ممکن پیروی کرنے کے شائق تھے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاص طور پر آپ سے فرمایا:۔

"میرے خلق کی پیروی کرو"

(الحکم ۱۷ جون ۱۹۰۲ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تاریخی مضمون "اسلامی اصول کی فلاسفی" آپ نے ہی جلسہ اعظم مذاہب لاہور میں پڑھ کر سنایا اور تمام مذاہب کے پیروؤں سے داد حاصل کی۔ خطبہ الہامیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پڑھا تو حضور کے ارشاد کی تعمیل میں آپ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے یہ خطبہ قلمبند کیا اور جب حضرت اقدس خطبہ پڑھ کر بیٹھ گئے تو اکثر احباب کی درخواست پر آپ نے اس خطبہ کا اردو ترجمہ سنایا۔ ۷ اگست ۱۹۰۲ء کو یہ ذکر ہوا کہ شکاگو کی طرز پر ایک مذہبی کانفرنس جاپان میں ہونے والی ہے تو حضور نے اس کانفرنس کے لئے ایک مضمون لکھنے کا ارادہ فرمایا اور اس منشاء کا اظہار فرمایا کہ:۔

"اس مضمون کے پڑھنے کے لئے اگر مولوی عبدالکریم صاحب جائیں تو خوب ہے ان کی آواز بڑی بارعب اور زبردست ہے اور وہ انگریزی لکھا ہوا ہو تو اسے خوب پڑھ سکتے ہیں"

(الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۲ء)

آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض عربی کتب کا اردو اور فارسی زبان میں ترجمہ کیا چنانچہ کتاب آئینہ کمالات اسلام کے ساتھ آپ کے مشورہ پر جو ایک عربی مکتوب (التبلیغ) حضور نے تحریر فرمایا ہے۔ اس کا فارسی میں ترجمہ کیا آپ ترجمہ کے شروع میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"بعد از آنکہ حضور مقدس مسیح موعود امام زمان مجدد عصر ایں دعوت نامہ را بمسلمانان عربی میں ترقیم فرمودند رحمت و وسعت کہ خاصہ غیر منفکہ حضرت ایشاں میباشد قلب اطہر و انور را تحریک کرد کہ پارسی زبان را نیز ازاں مائدہ سماویہ بہرہ مند میفرمائید بنابراں ایں عاجز ہیچمیرز را کہ از خاک نشینان عتبۂ عالیہ میباشد امر فرمودند کہ ایں در ر غرر را بہ سلک زبان پارسی کشد و ایں ہمہ از وفور کرم و جوش رحمت حضرت ایشانی است کہ ایں سیاہ کار را سہیم درثواب دریں کار خیر ساختند فللہ الحمد فی الاولیٰ والآخرۃ۔ بندہ امتثالاً لامرہ الشریف اقبال بایں امر نمودم ورنہ خدائے بزرگ مے داند کہ از بے مائگی ندامت و خجلت متفعل لاحق حال بودہ است۔"

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## مجلس خدام الاحمدیہ کھاریاں کا ایک خصوصی اجلاس

مورخہ ۵/اپریل بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ کھاریاں میں مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کا ایک خصوصی اجلاس عام مکرم بشیر احمد صاحب شمس معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی صدارت میں منعقد ہوا

تلاوت قرآن پاک اور خدام الاحمدیہ کا عہد دہرانے کے بعد مکرم چوہدری عبدالمالک صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خدام سے خطاب فرمایا۔ آپ نے خدام دین کی خدمت کے لئے کمربستہ ہونے مستقل مزاجی سے اپنے لائحہ عمل پر گامزن ہونے اور سستیاں ترک کر کے مصروف عمل ہونے کی طرف توجہ دلائی۔

محترم چوہدری صاحب کے بعد مکرم بشیر احمد صاحب شمس معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام سے خطاب فرمایا۔

آپ نے غیر ممالک میں احمدیت کی روز افزوں ترقی مبلغین سلسلہ کی مساعی کے ایمان افروز نتائج، نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالے کا حالیہ دورہ یورپ وافریقہ اور اس کے دوران الٰہی تائیدات کے روشن نشانات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"دنیا صداقت کو قبول کرنے کے لئے تیار بیٹھی ہے۔ اب افراد جماعت کو خصوصاً خدام کو اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کام نہایت تیز کر دینا چاہیئے"

آپ نے فرمایا جماعت کی تربیت و اصلاح کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالے کا احمدیت کی موجودہ نسل اور آئندہ آنے والے لوگوں پر احسان عظیم ہے کہ آپ نے جماعت کی ذیلی تنظیموں کو قائم کیا ان ذیلی تنظیموں میں سے خدام الاحمدیہ کی تنظیم جماعت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس لئے آپ کو اپنے لائحہ عمل پر سختی سے کاربند ہونا چاہیئے اور سلسلہ کی خاطر قربانیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ میدان تیار ہے صرف عمل کی ضرورت ہے اور اس کے لئے بے حد ضروری ہے کہ خدام اپنے اندر عمل کی روح پیدا کریں۔

آپ نے خدام کو یوم تبلیغ منانے کی طرف بھی توجہ دلائی تاکہ تبلیغ کے سلسلے میں بعض مقامات پر جو جمود پیدا ہو رہا ہے اسے دور کیا جا سکے۔ آپ نے فرمایا کہ باقاعدگی سے اجلاس عام بھی منعقد کرنے ضروری ہیں۔ کیونکہ خدام میں بیداری پیدا کرنے کے لئے یہ ایک اہم ذریعہ ہیں۔

اجلاس نماز عشاء تک جاری رہا اور اس میں خدام و اطفال کے علاوہ مجلس انصاراللہ مقامی کے ممبران نے بھی شرکت کی۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے اس کے بہتر نتائج پیدا کرے۔ (قائد مجلس خدام الاحمدیہ کھاریاں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## قائدین خدام الاحمدیہ سے ضروری گزارش

قائدین اضلاع خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ وہ اپنے اپنے ضلع کی مجالس کو بیدار کریں اور اُن کی مالی پوزیشن کو بہتر بنانے کی کوشش کریں نیز جن مجالس کے بجٹ ابھی تک تشخیص نہیں ہوئے ان کے بجٹ تشخیص کروا کر جلد از جلد مرکز کو ارسال فرما دیں۔ اور ۳۰ شہادت/اپریل تک نصف بجٹ وصول کر کے مرکز کو ارسال فرماویں

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

## قائدین خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری

ہر قائد مجلس کا یہ فرض ہے کہ اپنی مجلس کی کارگزاری کی ماہانہ رپورٹ مرکز میں ارسال کرے۔ بعض قائدین رپورٹ اس لئے نہیں بھجواتے کہ یا تو کام ہوا نہیں یا تھوڑا ہوا ہے جس قدر بھی کام ہو۔ اس کی رپورٹ مرکز میں ضرور بھجوائیں تاکہ مرکز مجلس کی صحیح راہنمائی کر سکے۔ یہ رپورٹ ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک آ جانی چاہیئے جن قائدین نے ابھی تک گزشتہ مہینوں کی رپورٹس نہیں بھجوائیں وہ فوری توجہ فرما کر ساری رپورٹیں مرکز میں ارسال کریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

## ایک کشف

حضور اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میرا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا۔ جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی۔ اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا کہ محمود"

اس کشف سے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکت کا تعلق تعمیر مساجد سے ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں۔

"ہم نے تمام غیر ممالک میں مساجد بنانی ہیں یہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگ جائے۔ اور تمام غیر ممالک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو جائیں"

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اپنے محبوب امام حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے اس مقدس عزم کو پورا کرنے میں حصہ لیں اور اللہ تعالے کی توحید کو پھیلانے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو منور کرنے کے لئے ممالک بیرون میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر اللہ تعالے کی خوشنودی اور اس کے خاص انعامات کے وارث ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

## وعدہ کنندگانِ ایوان محمود کی خدمت میں ضروری گزارش

جن احباب جماعت نے تعمیر ایوان محمود (ہال خدام الاحمدیہ مرکزیہ) کے بارہ میں یکصد تیرہ روپیہ یا اس سے زائد کے وعدے فرمائے تھے ان سے گزارش ہے کہ اپنے وعدہ جات کی رقوم جلد مرکز کو ارسال فرما دیں۔ کیونکہ ہال کی تعمیر کیلئے ضروری اخراجات کئے جا رہے ہیں۔ امید ہے ایسے حضرات وعدہ کی ادائیگی فرما کر مجلس خدام الاحمدیہ کی معاونت فرمائیں گے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

## تقریب شادی

میرے بیٹے عزیزم چوہدری نذیر احمد شاہد ٹیچر ٹی۔آئی ہائی سکول ربوہ کی تقریب رخصتانہ بتاریخ ۷/اپریل بروز بدھ ۱۹۷۱ء عمل میں آئی۔ بارات موضع کوٹ محمد یار نزد چنیوٹ سے بوقت چار بجے بعد دوپہر مکان پروفیسر چوہدری محمد ارشد صاحب والد الحاج چوہدری محمد رمضان صاحب محلہ دارالعلوم غربی ربوہ پہنچی۔ اس تقریب سعید کے موقع پر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت مقامی کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے مستورات میں اور مکرم و محترم مولوی ابوالعطاء صاحب نے مردوں میں دعا کرائی۔ اسی روز بخیریت تمام شام چھ بجے بارات واپس کوٹ محمد یار پہنچی۔ عزیزم نذیر احمد کا نکاح ۱۷ فروری ۱۹۷۱ء کو عزیزہ صدیقہ علیم بنت چوہدری محمد رمضان صاحب سے مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پر محترم مولوی ابوالعطاء صاحب نے مسجد محمود ربوہ میں پڑھا تھا۔

۸/اپریل بروز جمعرات دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے اساتذہ کرام اور ربوہ کے چنیوٹ کے کئی احباب نے شرکت کی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس شادی خانہ آبادی کو مبارک کرے اور دونوں خاندانوں کے لئے حسنات دارین کا باعث بنائے آمین

(چوہدری محمد سعد اللہ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر موضع کوٹ محمد یار نزد چنیوٹ)

# نصرت جہاں ریزرو فنڈ

## سو فی صدی ادائیگی کرنے والوں کی فہرست

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

۴

| | | |
|---|---|---|
| ۱۱۱ | مکرم عبدالغفور صاحب مع اہل و عیال و خاندان شوگر ملز سرائے نورنگ | ۹۰۰ روپے |
| ۱۱۲ | " صاحبزادہ عبدالبصیر صاحب ٹوپی | ۱۰۰۰ " |
| ۱۱۳ | " عبدالجبار خان صاحب صدر جماعت احمدیہ " | ۵۰۰ " |
| ۱۱۴ | " صاحبزادہ عبدالحمید خان صاحب " | ۵۰۰ " |
| ۱۱۵ | " صاحبزادہ عبدالسلام صاحب چارسدہ | ۵۰۰ " |
| ۱۱۶ | " ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب ڈیرہ غازی خان | ۵۰۰ " |
| ۱۱۷ | " ڈاکٹر ذکر الٰہی صاحب ایبٹ آباد | ۱۰۰۰ " |
| ۱۱۸ | " کیپٹن محمد اکبر صاحب سابق برائے صدر جماعت احمدیہ ایبٹ آباد | ۹۰۴ " |
| ۱۱۹ | " مولوی چراغ دین صاحب مع اہل و عیال | ۷۰۱ " |
| ۱۲۰ | " سکوڈرن لیڈر قاضی محمد شفیق احمد صاحب رسالپور | ۵۰۰ " |
| ۱۲۱ | " میجر سید خیر البشر صاحب رسالپور | ۵۰۰ " |
| ۱۲۲ | محترمہ ڈاکٹر امۃ الحفیظ صاحبہ بیگم سید خیر البشر صاحب | ۵۰۰ " |
| ۱۲۳ | مکرم محمد حنیف صاحب منجانب والد صاحب مرحوم | ۵۰۰ " |
| ۱۲۴ | محترمہ اہلیہ صاحبہ مرزا احمد بیگ صاحب ساہیوال | ۵۰۰ " |
| ۱۲۵ | مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب چک ۱۰/۱۱ | ۵۵۰ " |
| ۱۲۶ | " چوہدری رحمت خان صاحب " | ۵۰۰ " |
| ۱۲۷ | " چوہدری غلام نبی صاحب " | ۵۰۰ " |
| ۱۲۸ | " شیخ محمد شریف صاحب اینڈ سنز اوکاڑہ | ۵۰۰ " |
| ۱۲۹ | " ڈاکٹر نصیر احمد صاحب قبولہ | ۵۰۰ " |
| ۱۳۰ | محترمہ سلیمہ خورشید انور صاحبہ ملتان | ۵۰۰ " |
| ۱۳۱ | " امۃ النصیر رشید صاحبہ | ۵۵۰ " |
| ۱۳۲ | مکرم فضل الٰہی صاحب ایس پی ملتان | ۵۰۰ " |
| ۱۳۳ | " کرنل سید بشیر احمد صاحب | ۱۰۰۰ " |
| ۱۳۴ | محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد الدین صاحب وہاڑی | ۵۰۰ " |
| ۱۳۵ | مکرم ڈاکٹر رفیق احمد صاحب ریل بازار بورے والہ ضلع ملتان | ۵۰۰ " |
| ۱۳۶ | " چوہدری بشیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ پیراں غائب | ۵۰۰ " |
| ۱۳۷ | " ڈاکٹر عبدالمنان صاحب وکٹوریہ ہاسپٹل بہاولپور | ۲۶۲ " |
| ۱۳۸ | " چوہدری محمد اکمل صاحب چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر | ۵۰۰ " |
| ۱۳۹ | " چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ فورٹ عباس | ۵۰۰ " |
| ۱۴۰ | محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ بنت چوہدری عبداللہ خان باجوہ چک ۱۰۳/۶آر | ۵۰۰ " |
| ۱۴۱ | مکرم نور احمد صاحب قائد خدام سمہ سٹہ بذریعہ رانا مبارک احمد | ۵۰۰ " |
| ۱۴۲ | " چوہدری محمد اکرم صاحب چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر | ۵۰۰ " |
| ۱۴۳ | " چوہدری بشیر احمد صاحب چک ۱۰۳/۶آر | ۵۰۰ " |
| ۱۴۴ | " چوہدری محمد علی صاحب باندھی ضلع نواب شاہ | ۵۰۰ " |
| ۱۴۵ | جماعت احمدیہ جمال پور | ۵۰۰ " |
| ۱۴۶ | مکرم چوہدری عبدالقدیر منجانب والد مرحوم مولوی رحیم بخش صاحب قاضی احمدیہ | ۵ " |
| ۱۴۷ | " شیخ عبدالرحیم صاحب شربانہ سکار پور بذریعہ شیخ عبدالرشید صاحب سکھر | ۵۰۰ " |
| ۱۴۸ | " محمود عالم صاحب صدر جماعت احمدیہ روہڑی سیمنٹ ورکس | ۵۰۰ " |
| ۱۴۹ | " شیخ محمود احمد صاحب لیڈر مرچنٹ رادھن | ۵۰۰ " |

# سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کا ایک خواب

اور

## ہمارے زمیندار احباب

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

"میں نے خواب دیکھا کہ زمینداروں کا ایک بہت بڑا گروہ ہے وہ زمیندار ایسے ہیں جو مربعوں کے مالک ہیں وہ راجہ علی محمد صاحب کے پاس آئے اور ان سے انہوں نے مصافحہ کیا اور پھر ایک طرف چلے گئے۔ میں ان کو دیکھ کر کہتا ہوں کہ اب خدا تعالیٰ نے چاہا ہے تو یہ ۶۰ ہزار ہو جائیں گے۔ اور ان میں سے ہر شخص سال میں ایک ایک سو روپیہ بھی مساجد کے لئے دے تو ۶۰ لاکھ روپیہ ہو جائے گا۔ اور ۶۰ لاکھ سے بیس مساجد بن سکتی ہیں۔ اس رؤیا سے میں نے سمجھ لیا کہ اب خدا تعالیٰ اپنے فضل سے زمینداروں میں ہماری جماعت پھیلانا چاہتا ہے اور وہ بھی ایسے زمینداروں میں جو کم از کم ایک سو روپیہ سالانہ مساجد کے لئے دے سکیں ... ... ایک سو روپیہ مساجد کے لئے دینا کوئی بڑی بات نہیں"

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاری فرمودہ تحریک مساجد ممالک بیرون کے تحت ہمارے زمیندار بھائی تھوڑا بہت حصہ لیتے رہتے ہیں۔ مگر جو زمیندار بھائی اس خواب کی برکتوں کے وارث بننا چاہیں ان کا فرض ہے کہ وہ اپنی سالانہ قربانی بسلسلہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کو ایک سو روپیہ سالانہ سے کم نہ ہونے دیں۔

زمینداروں کے لئے سال میں کم از کم یک صد روپیہ تعمیر مساجد کے صدقہ جاریہ میں ادا کرنا کوئی مشکل امر نہیں صرف توجہ کی ضرورت ہے اور اس جذبہ کو اپنانے کی ضرورت ہے کہ ہمارے محبوب امامؓ کو خواب میں اللہ تعالیٰ نے جو زمیندار دکھائے۔ ان کا شمار بھی ان مخلصین کی صف میں ہو جائے اس کے لئے کم از کم ایک سو روپیہ سالانہ کی قربانی بیرون ملک میں خانۂ خدا تعمیر کروانے کے لئے پیش کرنے کی ضرورت ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

عام دوا اگر ناکام ہو گئی ہو تو

**کیور CURE**

آزمایئے۔ ہر مرض کے لئے کیور ٹو سسٹم کی کیورز CURES عرصہ دراز سے زیر استعمال ہیں

**پرانے ضدی اور مزمن امراض**

میں بطور خاص کیورز نے خدا تعالیٰ کے فضل سے شفا دی ہے ہر مرض کی کیور کی قیمت دس روپے لٹریچر مفت۔ تیار کردہ کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور۔

پیش کردہ : راجہ ہومیو اینڈ کیور کلینک گول بازار ربوہ

## ولادت

میرے بڑے بھائی ڈاکٹر سلیم الدین اختر ڈسٹرکٹ سرجن آف ساہیوال کو اللہ تعالیٰ نے ۱۲ اپریل ۱۹۷۱ء کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ یہ لڑکا مرزا مہتاب بیگ صاحب مرحوم کا نواسہ اور چوہدری علم الدین صاحب آف چنیوٹ کا پوتا ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ بچے کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

کریم الدین محلہ گڑھا چنیوٹ

**درخواست دعا**

میرے والد صاحب ۱۰ اپریل سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ جمعہ کے روز سے شدید قسم کے چکروں کے دورے پڑتے رہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

احمد محمد ابن مستری محمد دین کریم نگر فارم ضلع تھرپارکر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوائی فضلِ الٰہی نرینہ اولاد نوے فیصد لڑکا پیدا ہوتا ہے مکمل کورس ۹ گولیاں ۲۰ روپے تیار کردہ دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ

# اسلام بنی نوعِ انسان کو توحید کے بلند ترین مقام پر پہنچانا چاہتا ہے

## توحیدِ حقیقی کے منافی نظریات اور قرآن مجید کی رو سے ان کی بالصراحت تردید

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ أَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:-

"ان چاروں الفاظ (ندّ - شریک - الٰہ - ربّ) میں سے الٰہ اور ربّ کے الفاظ تو خدا تعالیٰ کے لئے بھی استعمال کر لئے جاتے ہیں لیکن ندّ اور شریک کے الفاظ صرف معبودانِ باطلہ کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ اس تفصیل سے ظاہر ہے کہ جہاں ندّ کا لفظ استعمال ہوگا وہاں شریک فی الجوہر مراد ہوگا۔ (اگر جوہر میں مشابہت نہ ہو تو وہ چیز مثل کہلائے گی ندّ نہیں) اور جس جگہ شریک کا لفظ استعمال ہوگا وہاں شریک فی الصفات مراد ہوگا۔ خواہ اس کی عبادت کی جائے یا نہ کی جائے اور جہاں الٰہ یعنی معبود کا لفظ ہوگا وہاں صرف عبادت کو مدنظر رکھا جائے گا۔ خواہ انہیں خدا کا شریک فی الجوہر تسلیم نہ کیا جائے اور جہاں رب کا لفظ استعمال ہوگا وہاں ایسی ہستیاں مراد ہوں گی جن کی ہر ایک بات خیر و شر کی تمیز کے بغیر مان لی جائے اور خدا اور اس کے رسول کے احکام کی پرواہ نہ کی جائے قرآن کریم میں ان سب اقسام کے شرک کا ذکر اس آیت میں کیا گیا ہے کہ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۔ (آل عمران ۶۵)

یعنی تو کہہ دے کہ اے اہل کتاب تم کم سے کم ایک ایسی بات کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کریں۔ کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ہم آپس میں ایک دوسرے کو رب نہ بنایا کریں۔ لیکن اگر اس دعوتِ اتحاد کے نتیجہ میں بھی وہ لوگ پھر جائیں تو ان سے کہہ دو کہ تم گواہ رہو کہ ہم خدا تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں۔ آیت میں (۱) لَا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ (۲) وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا (۳) وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فرما کر الٰہ یعنی معبود اور شریک اور رب تینوں اقسام شرک کی نفی تو صراحتاً کی گئی ہے مگر ندّ کی ضمنی طور پر نفی کی گئی ہے کیونکہ ندّ ان تینوں کے اندر شامل ہے یعنی جو ندّ ہوگا وہ بغیر عبادت اور شریک فی الصفات اور اطاعتِ کامل کے نہیں ہوگا۔ اور جب غیر اللہ کی عبادت اور شرک فی الصفات اور رب بنانے کو گناہ قرار دے دیا گیا تو ندّ کی خود بخود نفی ہو گئی۔ لیکن اس کے علاوہ لا نعبد الا اللّٰہ سے بھی ندّ کی نفی ہو جاتی ہے۔

غرض اسلام توحید کے جس بلند ترین مقام پر بنی نوع انسان کو پہنچانا چاہتا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان نہ تو کسی کو خدا تعالیٰ کا شریک فی الجوہر سمجھے نہ کسی کو اس کام میں شریک قرار دے خواہ اس کی عبادت کی جائے یا نہ کی جائے نہ غیر اللہ میں سے کسی کی پرستش کی جائے۔ اور نہ خدا اور اس کے انبیاء کے احکام کے خلاف کسی کی اس طرح اطاعت کی جائے جس طرح خدا تعالیٰ کی اطاعت کی جاتی ہے یہ تمام چیزیں توحیدِ حقیقی کے منافی ہیں ــــ يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ کے دو معنے ہیں ایک تو یہ کہ وہ ان انداد سے ویسی ہی محبت کرتے ہیں جیسی خدا تعالیٰ سے کرنی چاہیئے۔ دوسرے جتنی محبت انہیں خدا تعالیٰ سے کرنی چاہیئے اتنی ہی وہ اپنے انداد سے بھی کرتے ہیں اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ باوجود اس کے کہ وہ خدا تعالیٰ سے بھی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ سے کوئی حقیقی محبت نہیں پائی جاتی پہلے معنے کے لحاظ سے تو دونوں سے ان کی محبت یکساں معلوم ہوتی ہے لیکن دوسرے معنے کو مدنظر رکھتے ہوئے واضح ہو جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ محض ایک لاف زنی ہے ورنہ ان دونوں محبتوں میں بڑا بھاری فرق ہوتا ہے۔" (تفسیر سورۃ البقرہ ص ۳۳۶)

## غلبۂ اسلام کے دن قریب تر لانے کے لئے جماعتِ مخلصین کی قربانیاں

### اللہ تعالیٰ یہ حقیر قربانیاں قبول فرمائے اور انہیں مثمر ثمرات بنائے

جماعتِ احمدیہ کے سامنے ایک عظیم مقصد ہے اور وہ یہ کہ دنیا بھر کو اسلام کے نور سے منور کر کے اسلام کی فتح اور غلبہ کے دن کو قریب تر لانا اور ہمارے دل اس یقین سے لبریز ہیں کہ اسلام بہر حال دنیا میں غالب آ کر رہے گا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

**"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے"** (فتح اسلام)

تاریکی میں بھٹکنے والی دنیا اس امر پر مجبور ہوگی کہ اسلام کی حقانیت کا اعتراف کر کے اسلام قبول کرے اور خدائے واحد کے آستانہ پر جھک جائے۔ اس عظیم مقصد کو قریب تر لانے کے لئے مخلصین کی یہ جماعت خدا کے فضل اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے اس راہ میں بڑھ چڑھ کر ہر رنگ میں اور ہر قسم کی قربانی پیش کر رہی ہے۔ اور اس سلسلہ کی دیگر مالی تحریکات کے ساتھ ساتھ چندہ عام حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف بھی خدا کے فضل سے پوری طرح متوجہ ہے کیونکہ یہ مالی سال کے آخری دن ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مخلصین جماعت کی یہ حقیر قربانیاں قبول فرمائے اور انہیں ہر رنگ میں مثمر ثمرات بنائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد)

## نصرت جہاں ریزرو فنڈ

### تفصیل ضرور بھجوائیں

بعض جماعتیں نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی رقوم بھجواتے وقت یہ تفصیل نہیں بھجواتیں کہ رقم کس کس چندہ دہندہ کی طرف سے ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کھاتہ جات میں بروقت اندراج نہیں ہو سکتا۔ اور حسابات نامکمل رہتے ہیں آئندہ مہربانی فرما کر جماعتیں اس امر کا خاص طور پر خیال رکھیں کہ رقم کے ساتھ تفصیل ضرور بھجوا دیا کریں۔ یعنی یہ کہ اتنی اتنی رقم فلاں فلاں وعدہ کنندہ کی طرف سے ہے اور اتنی رقم پانچ سو سے کم ادائیگی کرنے والوں کی ہے۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## درخواستِ دعا

میری اہلیہ صاحبہ ایک ماہ سے بعارضہ نزلہ زکام سردرد علیل ہیں اور ان دنوں باوجود ہر ممکن علاج سے افاقہ نہیں ہو رہا طبیعت زیادہ ناساز ہے۔

جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرما دیں اللہ تعالیٰ جلد شفا بخشے اور صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین۔ (محمد نواز مومن۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴